

قادیانیوں کے رد میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے تین معرکتہ الاراء رسائل

مفت سلسلہ اشاعت 107

رد المحتار

امام اہلسنت
مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمہ

مجموعۃ اشاعت الہدایت پاکستان

نور مجتہد کاغذی بازار میٹھاورد کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نام کتاب : رد قادیانیت
مصنف : امام ابانہ ۱۱۰۱ھ الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
صفحات : ۷۲
تقدیر : ۲۰۰۰
سن اشاعت : نومبر ۲۰۰۲ء
مفت سلسلہ اشاعت : ۱۰۔

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ از امرتسر گرو گرباسنگ، کوچہ منڈا شاہ، مرید جناب مولانا مولوی محمد عبد القی صاحب واعظ
۲۱ ربیع الآخر شریعت ۱۳۲۰ھ

باسمہ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانی لیکر مسلمان تھا ایک مسلمان سے نکاح کیا، زوجین
ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں
منسلک ہو کر صبیح عقاید کفریہ مرزا نیب سے مصطفیٰ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو
مطلوبہ عن الانظار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ
مذکورہ کا کل مہر بیکل مہر مذکور کے ذمہ ہے اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَتَذَكَّرُوْا (بیان کر کے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جوابات امرتسر

(۱) شخص مذکور بیعت آنکھ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ

زیر نظر تاپیکہ "جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ
مفت اشاعت کی 107 ویں لڑی ہے۔ یہ کتابچہ دراصل رد قادیانیت کے موضوع پر اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمہ کے تین شہرہ آفاق رسائل کا مجموعہ ہے جن میں سے پہلا رسالہ السوء و العقاب
علی المسیح الکذاب ہے جبکہ دوسرا فقہر الدینیانی علی مرتد بقادیان اور تیسرا الجواز
الدینیانی علی المرتد القادیانی ہے اس کے ساتھ ہی ایک مختصر سا رسالہ اور بھی شامل اشاعت
ہے جس میں قادیانیوں کے عقائد اور ان کی تاریخ مختصر طور پر درج ہے۔ امید ہے ہماری دیگر
مطبوعات کی طرح یہ اشاعت بھی قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

زوجیت سے علیدہ ہو چکی، کل ہرگز مرد و واجب الادا ہو چکا، مرتا کو اپنی اولاد و صغار پر ولایت نہیں، ابو محمد زہر غلام رسول الخفی القاسمی عفی عنہ۔

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو ذوالنہی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالا جماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہو، پس مسلمہ کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔ عبدالحیاء بن محمد اللہ الغزنوی

(۳) ایشک فی استداد من نسب المسمی یزید الذی ہو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام داهات روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وادعی النبوۃ وغیرہا من الکفریات کالمرزا فکاح المسلمۃ لاشک فی فسحہ لکن لہا المہر والاولاد الصغائر۔ ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ۔

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسح ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کا دل مہر لے گئی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محمد الدین عفی عنہ۔

(۵) انجیر علماء کرام از سب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و مستندان و سہ فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح است قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد و توہین و تحقیر انبیاء علیہم السلام و انکار موجودات مشیوہ است کہ از تحریراتش پڑھاہرست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا ست)۔

احقر العباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد اللہ

(۶) احقر العباد اللہ الخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہ تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان ہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابو الوفا شہداء اللہ کفہ اللہ معصفت تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے مراحہ لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ کفر ہوئے، مرتد کا نکاح منفسح ہو جاتا ہے، اولاد و صغار والد کے حق سے منسلک ہوتی ہیں پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لیتی چاہئے اور مہر ملے اور توجیل لے کر عورت کو اس سے علیدہ کرنا چاہئے۔ ابو تراب محمد عبدالحی بازاری صاحب یونیاں۔

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکوحات کو مسمر زیم تحریر کیا ہے مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضل سجادہ شین حضرات سادات جیلانی بئالہ شریف۔

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہوا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ۔

از بنا مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری بک سامی حضرت عالم اہلسنت دم ظہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قانع فساد و بدعتا دافع جہالت و ضلالت مغیر العلماء الخفیفات طع اصول الفرقۃ الضالۃ النجیر مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب متنا اللہ علیہ کتبہ تحیات و تسلیات مستنورہ رسائلہ مکشوف ضمیر مہر انجیل آئنگہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ برظہور و جلال کذاب قادیانی فتور و فساد بر فاستہ است بموجب حکم آزادی کی برپایہ صورتی در چنگ علما آن مہری رہزن دین اسلام نمی آید اکنون اس واقعہ در حستانہ

بخدمت شریف جناب فیض مآب قانع فساد و بدعتا جہالت و گمراہی کو دفع کرنے والے، خفی علماء کا فقر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصواء کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے سلام و تحیت سلف و پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ سب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور و فساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ خفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت

ایک شخص خفی شدہ کہ نے مسئلہ در عقد شخصہ بودہ آن مرد مرزائی گردید زن مذکورہ ازوے اس کفریات شنیدہ گردید نمودہ بخاندہ پدر رسید لہذا برائے آن و برائے سدایندہ تنبیہ مرزائیاں قوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آن حضرت ہم ہمردہ دستخط شریعت خود مزین فرمائند کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کلام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر آمدت دو ماہ شدہ است قولے ہذا نزد وے فرستادم مشارالیمہ دستخط نمود و گفت اگر دین فتمی دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدین ازیں جہت مردمان بلوہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ می شود زیادہ چہ فرستہ آید جزا کہ اللہ عنہ الا سلام و البسلیں۔ الملتس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کٹرہ گریا سنگہ کوچہ شہدا شاہ۔

تحتی وہ شخص مرزائی ہوگا اس کی مذکورہ عورت سنہ اس کے کفریات سنہ کراس سے طبعہ کی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہذا اسس واقعہ اور آئندہ سدا باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ قوی طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔ ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتمی اس کے پاس بھیجا کہ وہ دستخط کرے تو اس نے کہا اگر میں اس فتمی پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کے مز میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہو گئے ہیں، مزید کیا کہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا عطا فرمائے، الملتس گناہ گار بندہ واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کٹرہ گریا سنگہ کوچہ شہدا شاہ۔ (ت)

الجواب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى اله وصحبه المكميعة عنده سواب اخي اعوذ بك من ههنا انت الشيطان واعوذ بك سواب ان يحضرون۔ اللہ عز وجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے، تقادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور حکم آنکہ صر

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیزگو

(شراب کے تمام عیب بیان کے اب اس کے ہنرش بھی بیان کرتے)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ بلکہ مسیح و الحال علیہ الفتن و التکالیٰ پیٹے اس اوئے کا ذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل فوجان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تارکچی القصاصم الترابی علی اسراف القادیانی مسمیٰ کیا، یہ رسالہ حالی شمس، حاجی فتن، ندوہ شمس، ندوی فتن، محرمنا قاضی عبد الوحید صاحب خفی فردوسی صہبن عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حقیقہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بعد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عز وجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، عجیب منہم نے جو اقوال طلوع اس کی کتابوں سے یہ نشان صفات نقل کئے شیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعیت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار و تردید بات دین اور بوجہ کثیرہ کفر و ارتداد میں ہے فقیر ان میں بعض کی اجمالی تفصیل کرے،

کفر اول: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۴ پر لکھا ہے: میں احمد بنوں جو آیت مہشور ابو رسول یا قی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا نیک ربانی جیسے من مرم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عز وجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو ریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سننا جو میرے بعد تشریف لائے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول محض مذکور میں مراعات دعا ہے کہ وہ رسول پاک جن کی بلوہ افروزی کا شہدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔ **کفر دوم:** توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے ہی ہوتا ہے۔

عہ لا الہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایتھا المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا ہے مسلمانو!۔ ت) سیدہ الحدیث امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انھیں کے (باقی صفحہ پر)

کفر صوم: داغ ابلا مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھا ہے: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

واسطے حدیث محدثین آئی انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عسر بن الخطاب۔ رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد و مسلم والترمذی والنسائی عن امر المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراموش صادق و الہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عربی خطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ (ت)

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:

لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقتہً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لعنة اللہ علی الکاذبین (خبردار! جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والعیاذ باللہ سراب الظلمین۔

لے داغ البلاء	مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان	ص ۲۶
لے صحیح البخاری	مناقب عربین خطاب رضی اللہ عنہ	۵۲۱/۱
جامع الترمذی	" " "	۲۱۰/۲
لے صحیح البخاری	" " "	۵۲۰/۱
المستدرک للحاکم	معرفۃ الصحابہ	۸۵/۳
جامع الترمذی	مناقب عربین خطاب رضی اللہ عنہ	۲۰۹/۲

کفر حرب ارم: عجیب پنجم نے فعل کیا و نیز میگوید کہ خدا نے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوال غبیثہ میں اولاً کلام الہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیت کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً اللہ عز وجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عز وجل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ بیشک جو لوگ اللہ عز وجل پر جھوٹ بھتان اٹھاتے ہیں فلاحت نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

انما یفتوی الکذب الذین لا یؤمنون بہ۔ ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

مربعاً اپنی گڑبی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عز وجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدا نے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے، اور اللہ عز وجل فرماتا ہے:

فویل للذین یکذبون الکتاب یا ید یہم ثم یقولون هذا من عند اللہ لیشتر و ابہ ثننا قلیلاً، فویل لہم مما ینکبت اید یہم و ویل لہم مما ینکبون۔ خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں مراد اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعا ہے قبیح ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عن وہ باباً نہ ختم النبوة خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو تیس حدیثیں انصوں کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

لے القرآن الحکیم	۱۱۶/۱۶
لے " "	۱۰۵/۱۶
لے " "	۷۹/۲

تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی حبیبہ کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جانتا فرض اجل و جزر یقائن ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاکر کہ ادنیٰ ضعیف احتمال ضعیف سے تو ہم خلافت رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون محمد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعون پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شائد وہ یا اس کے اذنا اب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ میں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبر اریا خبر ہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔ اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں مٹی جاتی، فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفضولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے،

واللفظ للعبادی لیسو قال انما رسول اللہ او
قال بالنقاس سید من یخیر من یوید بہ من پیام
می بریم یکفر لہ

امام قاضی عیاض کتاب الشفاعة فی توفیق حق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں،
قال احمد بن ابی سلیمان صاحب مسند
ما رحمہما اللہ تعالیٰ فی سرجل قیل لہ
لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ رسول اللہ
کذا و ذکر کلاما قبیحا، فقیل لہ
ما تقول یا عبد اللہ فی حق
رسول اللہ فقال لہ اشد
من کلامہ الاول ثم قال انما امرت برسول
اللہ العقراب فقال ابن ابی سلیمان للذی
سأله اشهد علیہ وانا شریکک یوید فی

لہ القرآن الکریم ۳۰/۳۳
لہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین
۲۶۳/۲

قتله و ثواب ذلک قال حبیب بن الربیع
لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل
سعی کر دل لگا کر ہم تم دونوں حکم حاکم اسے سزا دے موت دلائے گا ثواب عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس نے
کہ کھیل لفظ میں تاویل کا دعویٰ سمجھ نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں،

ثم قال انما امرت برسول اللہ العقراب فانہ
اسئل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا
للمرسالة العرفیة بالامادة اللغویة و هو مردود
عند القواعد الشرعیة

علامہ شہاب خاں حلی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں،
هذا حقيقة معنی الامر سال وهذا مما
لا شک فی معناه وانکاره مکابرة لکنہ
لا یقبل من قائله ادعاء انه مراده لبعده
غایة البعد و صرف اللفظ عن ظاہرہ
لا یقبل لکما لوقال انت طالق قال امرت
محلولة غیر مربوطة لا یلتفت لشلہ و
ول بعد هذا یا ناھ مطلقا۔
کہ تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا
کہ تو کھل ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف
التفات نہ ہو گا اور اسے نہ بیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ

وذاک تو جگہ در دہانت

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

لہ الشفاء فی توفیق حق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شرکۃ صحافیہ فی البہار الشامیہ ۲۰۹
لہ شرح الشفاء للذی علی قاری مع نسیم الریاض دار الفکر بیروت ۳۲۳/م
لہ نسیم الریاض شرح الشفاء لقاضی عیاض

کوئی عاقل بلکہ غیر پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر جنگی چارہ بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو عملی مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لئے فضل و ثمرت جانے کا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا ادبی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو ٹخنے رکھے مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور ہموں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون بچا پاگل نہ کہلا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھوں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے نیچے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے وجود کی پٹی سے مادہ کے سپر سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مرد کعبیت نے بچو کو رسول یعنی لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ لغوی معنوی شریف میں فرماتے ہیں،

- ۱ کل یوم ہو فی شان بخاں غور را بیکار دے فعلے ہداں
- ۲ غمخیز کا رش کہ ہر روز ستاں گوشت لشکر روانہ میکند
- ۳ لشکر ز احلاب سوتے آہتا بہراں تا در دم رفید نبات
- ۴ لشکر ز احرام سوتے خاکدان تا ز نو مادہ پر گرد جہاں
- ۵ لشکر ز خاکدان سوتے اجل تا بہریند ہر کسے حسن عمل

(۱) روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ، اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ (۲) اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے (۳) ایک لشکر لپٹوں سے اہمات کی طرف تاکہ عورتوں کے دھوکوں میں پیدائش ظاہر فرمائے (۴) ایک لشکر ماؤں کے دھوکوں سے زمین کی طرف تاکہ فروماہہ سے جہان کو پڑھائے (۵) ایک لشکر دینا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔

حق عزوجل فرماتا ہے:

فارسنا علیہم الطوفان والجود والقمل ہم نے فرعونوں پر بھیجے طوفان اور ٹیریاں اور جوئیں والے الضفادع والدمک

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر کرتا ہے جسے ٹیری اور مینڈک اور جوں اور ٹکٹے اور سوسب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت

۱۔ المثنوی المعنوی قصہ آئیں کردیارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۹۹
۲۔ القرآن الکریم ۱۳۳/۷

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں،
ماہمیم دبیریم ونوشیم
(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم ناخروں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔)
اندر عزوجل فرماتا ہے:

وان من شی الا یستبحر بحمدہ و لکھن
تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمھاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ما من شی الا یعلمہ اتی رسول اللہ الا کفرہ او
فسقہ الجن والانس و ما الطیرانی فی الکبیر
سرا کا فرجن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں
یعنی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے
اسے صحیح کہا۔ ت)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فمکت غیر یحید فقال احطت بما لہ تحط
یہ وجنتک من سبأ بنبا یقین
خسرو کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبأ سے ایک یعنی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ما من صباح ولا رواح الا ویقع الاسراف
یتادی بعضها بعضا، یا جاسرۃ کھل منک
الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ؟
کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے
ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے
آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر

۱۔ المثنوی المعنوی حکایت مارگریسہ کہ اڑو بایے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۱۷

۲۔ القرآن الکریم ۲۲/۱۷
۳۔ المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲۲/۲۲
۴۔ الجامع الصغیر دار الکتب العلمیہ بیروت الجزر الثانی ص ۲۹۲
۵۔ القرآن الکریم ۲۲/۲۰

فان قالت نعم مرات ان لها بذلك
فصل في سواد الطبراني في الاوسط
وابو نعیم فی الحلیة عن انس رضی اللہ
تعالی عنہ۔

نماز پڑھی یا ذکر اٹھایا، اگر وہ مکرر جواب دیتا ہے
کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا مکرر اعتقاد کرتا ہے کہ اسے
مجھ پر فضیلت ہے (اسے طبرانی نے اوسط میں اور
ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا۔ ت)

توجہ رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مزا ہر اہل سنت پرست کافر، ہر دیکھ نہر، ہر کتے سوار کو
بھی اپنی طرح نبی و رسول کے کا؛ ہر گز نہیں۔ تو صاف روشن ہو کر کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً دہی شرعی
عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔
و تعبارة اخرى معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو یقیناً
وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادا یقیناً باطل، اب یہی رہا کفر فربہ دی عوام کو
یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے شک و
شوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں،
مگر حاشا للہ! ایسا باطل ادا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقت نہیں رکھتا ایسی
جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی ہی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی
سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی جرم کسی معظم کی کسی ہی شدید توہین کے جرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک
کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کرنے جس میں کوئی توہین نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں
جب اس پر اعتراض ہو کہ وہ میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سو کو چالیس کہے کہ
کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہ وہ میری مراد وہ نہیں جو آپ
مجھے میری اصطلاح میں ہر جگہ لڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہنے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے
کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب
جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مکرر بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں محسوس
قادی معنی جلدی کہتہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے،

قَدَّتْ قَادِیۃٌ جَاءَ قَوْمٌ قَدَّ اقْحَمُوا قَوْمٌ جَدِیٌّ مِیْ اَتَى، قَدَّتْ قَادِیۃٌ کَاِیْکَ مَعْنٰی

لے المعجم الاوسط حدیث ۵۶۶ مکتبۃ المعارف الریاض ۲۳۶/۱

من البادیۃ والغریب قد یا نا اسرع لے
قدت من البادیۃ یا قدت الغریب جنگل سے آیا یا گھوٹے کو تیر کیا۔ (ت)

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس
مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر جگہ لڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عرو کی
یہ تو کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو زمانے کا بلکہ اسی پر
کیا موقوف نہ ہو اصطلاح خاص کا ادا عام و عام ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں
شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت
ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) یعنی (ہوں) یعنی مکہ جو روانہ کر رہے۔ لوگ بیٹھے لکھ کر جیٹری
کر کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارہ کو
بیچنا کہتے ہیں الی غیر ذلک من فسادات لا تحصى (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو
ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے زمانے کا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول (جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ پیار ہے میں کہ جو وہ اور جائداد کے باب میں تاویل نہیں اور اللہ و
رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہر گز ایسے مردود بہانوں
پر التفات بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں واللہ الحمد
جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے یہودہ
عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے،

قل لا تعتذروا فقد اقم بعد ایما تکفیر
ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر
ہو چکے ایمان کے بعد۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ سب العالمین۔

ثالثاً کفر چارم میں اُمتی دینی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔
مرابعاً کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی
ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو
قطعاً یقیناً معنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور لوگوں سے سول اللہ و خاتم النبیین

لے القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفیٰ البابی مصر ۳۰۹/۲
لے القرآن الکریم ۶۶/۹
لے ۳۰/۳۳

(یاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں کچلے۔ ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرد و کافر
ہو اپنا حق فرمایا ہے خدا کے سچے رسول ہے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب
میرے بعد آئیں گے ثلاثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک
اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعد الخی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی
نبی نہیں۔ امنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم (میں ایمان لایا میں ایمان لایا اللہ تو اے
آپ پر صلوة و سلام نازل فرمائے۔ ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور کذاب ہے صدق
بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ سب
العلمین۔

الشیع بالضرورتاً لہ

حکروں کے خیالی ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار بتا کیندہ فرمادیا تھا اپنے معجزات و کرامات ذکر کرنے سے پہلے فرمایا:

انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم افی اخلق لکم من الطین کھیدۃ الطیر الایۃ۔
مٹی سے پرند بنانا اور چوہنگ مار کر اسے جلانا اور اندھے کو شفا دینا اور خدا کے حکم سے مردے جلانا اور جو کچھ گھر سے نکال کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین یتے
بیشک ان میں تمہارے سے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکر فرمایا:

جئتکم بآیۃ من ربکم فاتقوا اللہ میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو و اطیعوا یتے
خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو عیسے کے رب کی زمانے وہ عیسے کی کیوں مانتے لگا دیہاں تو اسے صاف گنہگار ہے کہ اپنی بڑائی سمجھی کرتے ہیں صر

کس دگید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے بت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ:

تلك الرہل فضلنا بعضہم علی بعض یتے
یہ رسول ہیں کو ہسم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

۱۷ القرآن الکریم ۲۹/۲

۱۸ " ۲۹/۲۱

۱۹ " ۵۰/۲۱

۲۰ " ۲۵۳/۲

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد فرمایا:
و اتینا عیسیٰ ابن مریم البیتۃ و ایمن یتے
اور ہم نے عیسے بن مریم کو معجزے و سنے اور جبریل سے بروح القدس بلے
اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگر فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ بھی اپنی تفصیل ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں اور ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں بھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر ہفتم میں ہے کہ ازالہ معجزہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ السلام کے کلام کی نسبت لکھا: کوہ مکریم کے علی کرنے کے تو یہ باطن اور توحید اور نبی استقامت میں کم و بیش ہر جگہ قریب نا کام رہے۔

انا للہ و اتالیہ ساجدون الا لعنۃ اللہ ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں
علیٰ اعباد انبیاء اللہ و علیٰ اللہ تعالیٰ انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی
رسالت کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام (ت)
عنی انبیاء و ہارک و مسلم۔

مگر یہی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شہار شریف و شروع شفا و سیف مسلول امام فقی الملک و الکریم
سب صحیح و روضہ امام نووی و دیگر امام گدیری و اعلام امام حجر مکی و غیرہ تصانیف اللہ کوام کے دفتر کو گنج رہے
ہیں نہ کہ نبی بھی کوئی نبی مرسل نہ کہ مکرمل بھی کیسا یا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مکریم کے سبب نور باطن
نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفسی دینی نہ کہ تحقیر بلکہ نا کام رہے اس ملعون قول لعن اللہ
قابلہ (اسے کہنے والے اور قول کر کے پرانہ کی لعنت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت و کرامت اس عبد اللہ و
کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ و صلوات اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے
ہاتھ میں کیا ہے سو اس کے کہ:

ایہ الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول
فی الدنیا و الآخرۃ و اعلمنا لہم عذابا کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان
مہینا یتے کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

۱۷ القرآن الکریم ۲۵۳/۲

۱۸ ازالہ اوہام

۱۹ القرآن الکریم ۵۰/۲۲

ریاض المسند امرتسر مجاہد ص ۱۱۶

کفر دہم: ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھا ہے: "ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے نبی صراحتاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عورت عزوجل کے نبیوں ہی تو بیان فرمایا۔"

کذبت قوم نوح المرسلین کذبت عاد المرسلین کذبت ثمود المرسلین کذبت قوم لوط المرسلین کذبت اصحاب الایمۃ المرسلین

قوم کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، قوم کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بنی والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (ت)

انہی کرام فرماتے ہیں: جرنی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں مجھنا ہو جانا، شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوة ونبوة بنینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جون علی الانبیاء الکذب فیما اقوابہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولعید عہا فہو کافر یا جماع

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا نہ انہی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

عہ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑی پیشگوئیاں بالکل دہتا ہے اور بنائیت الہی وہ لے دے جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ انہی میں بھی ایسا ہوا ہے۔

لے ازالہ اولام	ریاض الہند امرتسر بھارت	ص ۲۳۲
لے القرآن الکریم	لے القرآن الکریم	۱۲۳/۲۶
لے	لے	۱۲۱/۲۶
لے	لے	۱۶۰/۲۶
لے	لے	۱۶۶/۲۶
لے الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ	فصل فی بیان ماحول المقالات مکتبہ شریک صحافہ فی بلاد الشامیر ۲/۲۶	

عالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھٹلایا اور ان کے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونس و اللہ اس قافل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا،

اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھٹلنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلے سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ شہر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ بحق بڑا رحیم و رحیم ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو سبحانوں کا رب ہے (ت)،

طبرانی معجم کبیر میں ذکر حقیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا اشہد عدد اقرب الدنیاات مسیلمۃ کذاب

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشہد معک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ گنا بعد دانتہائے بیک و ستار ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ جنات و ارض و حاکمان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے و کفی باللہ شہیداً (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ ت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل کیا گیا کہ فاسد مرتد ناپاک ہے۔

لے المعجم الکبیر حدیث ۱۱۲ از دوبرہن مشہر الحقن المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۵۳/۲۲

لے الفتاویٰ الکریم ۲۸/۴۸

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریر میں اسی طرح ہیں تو واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر نہ وہ حق نہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطی کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بدیہوں گمراہوں کو حق پر جاننے خدا کو سب سے یکساں دھنسی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعویٰ دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ تہذیب کی رد و اد اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ طعونہ مجرد کلمہ گوئی تحریر کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انہیں بالا پر ال کے مقتدر بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کلمے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق تار۔

شفا شریف میں ہے،
تکفر من لم یکفر من دان بغير صلة
یعنی ہم پر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہ
المسلمین من الملل او وقت فیہم او شاک۔
یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔
شفا شریف نیز فتاویٰ برازیہ و درود غرر و فتاویٰ ہندیہ و درخت ر و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے،
من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً تو کافر ہے۔

اور جو شخص باوصفت کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے علم میں ہے،
ہدایہ و درختار و عالمگیری و غرر و طہی الابحر و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے،
صاحب الہدیٰ ان کان یکفر فهو بمنزلۃ بدعی اگر کفر نہ کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ (د)

فتاویٰ تلخیصیہ و طریقہ محمدیہ و حدیثہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے،

عسیرہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فقرے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر ہے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

سہ الشارح بتعرفت حقوق المسلمۃ فصل فی بیان ماحول التاۃ مکتبہ شریکۃ صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/۱۶۱
سہ درختار باب المرتد مطبع مجتہدی دہلی ۱/۳۵۶
سہ فصل فی وصایا الذی وغیرہ - - - ۲/۲۳۲

ہؤلاء القوم خاص جون عن صلة الاسلام
یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے
واحکامہم احکام المرتدین
احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔
اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب
سے بغیر توبہ کے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کے اس سے قربت کرے ذنا سے بعض ہو
جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں،
فی الدار المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام در مختار میں غنیۃ ذوی الاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق
ملیکوت کفر اتفاقاً بطل العمل والنکاح کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی
اولاد اولاد زنا ہے (د)

اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ غلویت صحیح ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا،

فی التنبی و وارث کب اسلامہ وارثہ المسلم
تنبی میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت
بعد قضاء دین اسلامہ و کسب سادہ تہ فی
کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی
بعد قضاء دین سادہ تہ فی
دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ (د)

اور محل توفی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مہل وہ ہنوز اپنی اہل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال
ارتدادی مر جائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرما دے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت
مہل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ مہل و عود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدار ان حکم القاضی بلحاظہ حائل
در مختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے
دیتہ فی سادہ المختار لانہ بالحق صابر ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دین لوگوں کو حلال
من اهل الحرب و هم اموات فی حق ہے، در مختار میں ہے کہ چونکہ دار الحرب سے لائق
احکام الاسلام فصام کالموت، الا ہونے پر جزی ہو گیا اور جزی اسلام کے احکام میں مردود

سہ فتاویٰ ہندیہ باب التاۃ فی احکام المرتدین قرآنی کتب خانہ پشاور ۲/۱۶۱
سہ درختار باب المرتد مطبع مجتہدی دہلی ۱/۳۵۶
سہ - - - - -
سہ - - - - -

انه لا يستقر لحاقه الا بالقضاء لاحتمال العود واذا اقرر وموته تثبت الاحكام المتعلقة به كما ذكرنا في غير هذا.

اولاد وصغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی، حدس اعلیٰ دینہم الا تری انہم صرحوا بتنزع المولد من الامر الشقیة المسلمة انت كانت فاسقة والمولد یعقل یخشى علیه التخلی لیسر والذیممة حفاظک بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان المولد یبقی عندھا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ فلذا الفاجرة الخ وانت تعلم المولد لا یحضنہ الاب الابد ما یبلغ سبعا وتسعا وذلك عمر العقل قطعاً فیحرم الدفع الیہ ویجب النزع منه و اما احوجنا الی هذا لان الملك لیس بید الاسلام والآ فالسلطان ین یبقی

عہ فان سلطان الاسلام ما مور بقلہ لا یجوز له ابقاۃ بعد ثلثة ایام ۱۲ منہ۔

کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس لا اسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہو گئی تو موت سے متعلق تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ تفرقہ کر لیا۔

نابالغ بچوں کے دین کے خطر کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہانے مسلمان شفیق ماں اگر فاسق ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھا رہے ہیں پر اس کی ماں کے بڑے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا لگائے ہوگا، والیعا ذیابطہ تعالیٰ۔ رد المحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ عورت اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور بچے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ بچہ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس الگ کر لینا ضروری ہے اور

عہ کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے ۱۲ منہ (ت)

المرتد حتی یبحث عن حضانتہ الا تری الخ قولہم لاحضانتہ لمرتدة لانہا تصوب و تحبس کلیم کافی متفرغ للحضانتہ فاذا کانت هذا فی المحبوس فما ظنک بالعقول ولکن انا لله وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہار کا ارشاد ہے کہ مرتد کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں مزیایا خیر ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کمال پا سکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا لگائے ہو سکتا ہے، مسکین ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

مگر ان کے نفس یا مالی میں بدعسے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگرچہ اسلام لے آیا اور اس مذہب ملحوظ سے توبہ کی قوہ تصرف سب میح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب کو چھ لگایا تو باطل ہو جائیں گے،

فی الدار المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وهي خمس النکاح والذبیحة والصیة والشهادة والحرث ویوقوف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وهو المفاوضة، او ولاية متعدیة وهو التصویف علی ولادة الصغیر، ان اسلو نغذوا وارتب هلاک اول حق بدار الحرب وحکم بلعاقہ بطلان مختصراً تسأل الله الثبات علی الایمان وحسبنا الله ونعم الوکیل وعلیہ التکلام ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم وصلى الله تعالى علی سیدنا و مولانا وآله وصحبه اجمعین، آمین

رد مختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالا اتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں، نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالا اتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لہین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دار الحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے مختصراً، ہم اللہ تعالیٰ سے ایمانی پر ثبات قہدی کیلئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، لا حول

رد مختار	باب المرتد	مطبع مجتبیٰ دہلی	۲۵۹/۱
----------	------------	------------------	-------

رد المختار	باب المرتد	دار احیاء التراث العربی بیروت	۳۰۰/۳
عہ	باب الحضانتہ	"	۶۳۲/۱

واللہ تعالیٰ اعلم۔

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلى اللہ تعالیٰ
على سیدنا واولادنا واکمل وصحبہ اجمعین، آمین۔
واللہ تعالیٰ اعلم (ستہ)

محمودی احمد
نامزدین

عبد المذنب احمد رضا الدیریلوی
عفی عنہ بحسن المصطفیٰ النبی الاتمی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی توحفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

رسالہ

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

(قادیانی مرتد پر قسہ خداوندی)

تمام تفریق اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے
کنایت فرمانا اور سننا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کوٹھتی
نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرمانا ہے،
اللہ تعالیٰ کی صلوات، تسلیات اور برکتیں جو برحق ہیں
اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ
کے بعد تمام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور
مگر اللہ تعالیٰ ہر کس کی غلطی کو نفاذ اور اپنی
خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب و بلند
ہے۔ اسے باری تعالیٰ! یہیں ذلت، رسوائی،
پھسلے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری
اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سسرکش اور

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى، سَمِعَ اللَّهُ لَعْنَتَ مَعَا،
لَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ مَنْتَهَى، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّفِ
لَا يَشَاءُ، صَلَوَاتُ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى، وَ
تَسْلِيَمَاتِهِ الْمَنْزُوعَةِ عَنِ الْاَنْتِهَاءِ،
وَبَرَكَاتِهِ الْبَاقِي تَنْسِي وَتَنْسَى، عَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
جَمِيعًا، فَتَنْ تَنْبَأُ بَعْدَهُ تَامًا اَوْ نَاقِصًا،
فَقَدْ كَفَرُوا غَوًى، اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَنْ
عَاثَ وَهَاتَا، وَسَرَدَ وَعَصَى، وَفِي هَسْوَةٍ
هُوَ اَوْ هَوًى، اَللّٰهُمَّ اجْرِنَا مِنْ اَمْتِ
نَذَلْ وَنَخْزِي، اَوْ تَزَلْ وَتَشْزِي، سَبَّحْنَا
وَاَنْصَرْنَا بِتَصْرِكِ عَلٰى مَنْ طَغَى وَبَغَى،

وَضَلَّ وَاضِلٌ عَنْ سَبِيلِ الْاِهْتِدَاءِ ،
 صَلَّ عَلَى الْمَوْلَى وَالْهٖ وَصَحْبِهِ اَبَدًا اَبَدًا ،
 وَاشْهَدَاتُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ اِحْدَا اَصْحٰبًا ، وَآلُ مُحَمَّدٍ
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بِالْحَقِّ وَدِينِ الْاِهْتِدَافِ ،
 صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
 دَائِمًا سَرْمَدًا ۔

جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے اس
 سب کے خلاف رحمت نازل فرما چارے آقا پر اور
 ان کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ ، اور میں کو اپنی بیٹا
 ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دینی معبود نہیں ، وہ وحدہ
 لا شریک اور صمد ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا
 دینی ہدایت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو آپ
 پر اور ان کے آل و اصحاب پر دائمی رحمت

اللہ اکبر صل من عتاد تحسب
 (اللہ تعالیٰ ہر رکش اور حکم پر غالب رہتا ہے)
 مدتے اس شہزادی کا خیر شد
 نیتے باریت تا خوں شیر شد
 (اس شہزادی کو ایک مدت تاخیر ہوئی ، خون کے دورہ بننے کے لئے مدت چاہئے تھی)
 اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر ، اپنے بندوں کا کفیل ، وحسبنا اللہ نعم الوکیل ، رسالہ ماہراری و قادیانی
 کی ابتدا رکعت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلین محض اس کے مرید ہوتے ، مسلمانوں
 نے حسب حکم شریع شریف ان سے میل جول ، ارتباط ، سلام کلام یک کثرت ترک کر دیا ، دین میں فساد ، مسلمانوں
 میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العقاب الہی دوت العذاب الاکبر (بڑے عذاب سے قبل دنیاوی
 چمڑا عذاب) چمکا ، مسلمانوں پر بھی اپنی پستی کوئی گئی نہ تھی ، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند
 ہے ، ہم پر زندگی ناس ہے ، بیدار غر حکومت ایسی لغویات کو کہہ رہی تھی ، ہر بار جواب ملا کہ یہی امور میں دست اندازی
 نہ ہوگی ، سلطان آپ اپنا انتظام کریں ، آخر حکم آنکھ صر
 دست بگیر و سر شیر تیز
 (تیز تلواریز ہاتھ میں پکڑا تے)
 ایک بے قید پرچے روہیل کنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ علامہ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ

بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود ہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملائیں اور اس میں
 علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ بدزبانی و اکاذیب بہتانی و کلمات شیطانی کا اٹھانہ نہ رکھا ، یہ حرکت نہ فقط
 ان بے علم بے فہم زانیوں بلکہ بعوز تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالیباخت عن حقیقہ بظلم (اس کی طرح جو
 اپنی موت اپنے گھر سے کرید کر نکالے) سے کم نہ تھی تھی
 ست باز و بکل میفکند پنجہ با مرد آہنیں چنگال
 (ہر فہم و جاہل کو چھینڈا ، آہنی پنجے سے مرثیے پتھر آزمائے گی کہ ت)
 مگر از انجا کہ عسی ان نکو ہوا اشتیاد و خوید نکو (قریب سے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض جیسین اور وہ تم سے
 لئے بہتر ہوں گی) نظر

نہا شرتے برا نگیزد کہ خیر بنا دران باشد
 (اللہ تعالیٰ ایسا شرف دے جس میں ہماری خیر ہو ت)
 یہ ایک غیبی تحریر ہو گئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی ، اشتہار کا جواب اشتہار
 سے دیا گیا ۔ مناظرہ کے لئے ایسا ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی ، اشتہار کا جواب اشتہار
 نبوت و افضلیت میں الانبیاء و غیرہ کفر و ضلال کا خاکا ڈال دیا ، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا ، صرف
 اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی زالی نہیں ، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ و رسول و انبیائے سابقین و ائمہ دین
 سب کو گالیاں سناتا رہا ہے ، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صغیر ذکر ہو گئی ، مضمون کثیر تھا ، مستند
 پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی ، ہدایت نوری بحوالہ اطلاع ضروری تمام رکھا گیا ، اس میں دعوت مناسکہ ،
 شرائط مناظرہ ، طریق مناظرہ ، مبادی مناظرہ سب کچھ موجود ہے ۔
 اس مختصر تحریر نے اپنی سبک منیر میں متعدد سلاسل لئے ، سلسلہ و شام ہائے قادیانی پر حضرت ربانی و
 رسولانِ رحمانی و محبوبانِ یزدانی ، سلسلہ کفریات و ضلالت قادیانی ، سلسلہ تناقضات و تہافتات قادیانی ،
 سلسلہ و جہالت قادیانی ، سلسلہ جہالات و بطالات قادیانی ، سلسلہ تاصیلات ، سلسلہ سوالات ۔
 اور واقعی وقتی ضرورت متعلق مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل اٹل پھیر کر انھیں
 ڈھاک کے تین پات کے حامل ، لہذا ہر سال کے جدا گانہ ذر سے انھیں سلاسل کا انتظام احسن و ادنیٰ ۔
 اب بعون تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتداء رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمائے والا ہے ، اس کے

بعد وقتاً فوقتاً رسول و مضامین حسب حاجت اندراج گزین مناسب ہو جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بشمار سلسلہ اسی کی ہلک میں انسلالک پائے جو نیا کلام ان سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اول تا آخر ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت ست لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہ تعالیٰ یقینی امید مدد و مراعت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوف خدا اور روز جزا سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ امید ہدایت ہے و ما توفیق الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ انہ هو القریب المجیب۔

ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین و آلہ و صحبہ اجمعین و
اس میں قادیانی کو دعوت مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہونا ک اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دین حق پر استقامت اور اعلائے دین پر فتح و نصرت بخشے، آمین !
روہیکہ صحنہ گزشتہ مطبوعہ میں جو لائی شدہ میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اولاً علماے اہل سنت نصرہم اللہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افترا پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ کھا اور آخر میں عمائد شہر کو ترغیب دی ہے کہ مٹائے طرفین میں مناظرہ کراویں کہ حق جس طرف ہونگا ہر پہلوئے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول اس کی پچھاڑی معلوم از اول نگاہ اپنے ربی بھائیوں سے دقیقہ لازم، لہذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایت نوری و عدد پر منقسم، آئندہ سبب حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پچھلے عدد میں) ان گالیوں کا جواب میں جو علماے اہل سنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا! شہر گز نہیں بلکہ ان دل کے مرعوبوں اور ان کے ساختہ سیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھلیں گے کہ ششہ دہنو! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی ترالی نہیں، قادیانی ہمسار

ہمیشہ سے علماء و ائمہ کو ٹٹری گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء و ائمہ کی کیا گنتی، دو کون سی شیعہ خبیث ناپاک گالی ہے جو اس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ و احد ہمارے شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہ تعالیٰ قادیانی مرزا کو دعوت مناظرہ ہے، اس میں شرائط مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتمالی فتنہ سے یکسر دور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریق مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بولہ تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمال تہذیب و مناسبت سے خلافت شمال کے کاشف اور مناظرہ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مدعی دجی کو لازم کہ اپنے دجی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور کچھلی قوت سب حق کا دار سہارنے کے لئے بلائے۔ ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیے اس سخت وقت کے لئے عجب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور مجھ کو مسیحی جبرٹی دجی کا سبب جال پیچ بلونہ کھل جائے گا،

وما ذلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر
من قال وقولہ الحق انت جندنا لہم
القلوب ولن یجعل اللہ للکفرین علی
المؤمنین سبیلاً والحمد للہ رب
العالمین۔
اور یہ اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین (ت)

یہ دوسرا عدد بولہ تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔
وما توفیق الا باللہ علیہ توکلت و الیہ
انیب۔
اور مجھے صرف اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے (ت)

عدد اول

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتی کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی کچھ دار گالیاں
مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ تمہیں کفر و کافریں کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق رسول اللہ و کلمہ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کو

بنایا ہے اور واقعی اُسے اِس کی ضرورت بھی تھی، وہ ٹیل جیسے بلکہ نزول جیسے یا دوسرے لفظوں میں جیسے کا آثار بنا ہے، جیسے کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھتے تو مسیح صاوت کی جمیع اوصاف حیدرہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شائع ذمہ سے اِس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہذا ضرور چوا کہ اُن کے معجزات، اُن کے کمالات سے یک قلت انکار اور اپنی تمام شیعہ خصلتوں، ذہیم حالتوں کی اُن پر چھڑ کرے جب قرآن مجید ٹھیک اُترے۔ میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کر دیں تو دفتر ہو لہذا اُس کی خردار سے مشت نمود پیش نظر ہو۔

فصل اول

رسول اللہ ﷺ بن مریم اور اُن کی ماں علیہا الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تاریخ ۱ (۱) ایضاً ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: "یہود جیسے کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اِس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور جیسے نبی ہے کیونکہ قرآن نے اِس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر مبنی دلائل قائم ہیں۔" یہاں جیسے کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت ۴ (۲) ایضاً ص ۲۴: "پہلی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔"
ت ۶ (۳) ایضاً ص ۲۴: "اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پڑیں۔" یہ بھی صراحت نبوت جیسے سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر لکھتا ہے: "مکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔"
ت ۷ نیز پیشگوئی یکھرام آفرید افسوس ص ۵ پر لکھتا ہے: "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں ٹھوٹا سنا تمام دُعاؤں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔"
ت ۸ ضمیر انجام آتم ص ۲ پر لکھا: "اِس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اِس نے کھا وہ پورا نہ ہوا۔"
ت ۹ اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۶: "اگر کوئی تکاشش کرنا کرتا تو بھی جائے تو ایسی کوئی

علیہ یخودان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تو پاس ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے، اس کا بیان ابن شہاب اللہ آگے آتا ہے۔

پیشگوئی جو میرے مُتے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اِس کے لئے تو بجا ہی عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں، الا لعنة الله على الظالمین۔

(۴) داغ البلاء ٹائٹل پیج ص ۳: "ہم مسیح کو بیشک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی نبی نہ تھا۔" رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مسلمانوں اور انصاریوں سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو اُن کی خاک پا کے ادنیٰ غلاموں کا بھی پورا وصفت نہیں قرات کیا، وہی کہ عیسے کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملے گا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ حقیقی نبی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر ہود کے طور پر، خاکسار غلام احمد قادیانی۔

(۵) پھر یہاں تک تو جیسے کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں پہلے کہ وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا: "یہ ہمارا بیان محض نیک فطنی کے طور پر ہے در نہ ممکن ہے کہ عیسے کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں جیسے سے بھی اعلیٰ ہوں، اسے سچا اللہ! سہ

ایمان یقین شمار باید حسی غفلت تو چکار آید
(چختہ ایمان انسان کا شمار ہونا چاہئے صرف اچھا گمان ترے کیا کام آئے گا۔ ت)
ت ۱۴ (۶) پھر ساتھ لکھے خدا کی شریعت بھی ناقص، وہ تمام ہو گئی، اسی کے ص ۱ پر کہا: "جیسے کوئی کامل شریعت نہ لاتے تھے۔"

(۷) عیسے کی راستبازی پر شراب خوری بعد انواع افواہ بد اطواری کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص ۱۵: "مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ کچھ کو اُس پر ایک فضیلت ہے کہ نہ وہ (یعنی کچھ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی گمانی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا اگر کوئی بے قسطن جو ان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں بھی کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا نہ لکھا کیونکہ ایسے قحط اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ت ۱۸ (۱۶) اسی ملعون قصبے کو اپنے رسالہ تعمیر انجام آتم ص ۱۱ میں یوں لکھا: آپ کا بھروسہ سے میلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جبری مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسے بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) اور نہ ت ۱۹ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ ت ۲۰ لگا دے اور نہ کار کی کمانی کا پلہ عطر اُس کے سر پر لے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر لے، سمجھنے والے سمجھیں کہ ایسا انسان کس میں کس کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ت ۲۱ (۱۷) اسی رسالہ میں ص ۱۱ سے ص ۱۲ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی بڑے دل کے چھپوٹے چھوٹے ہیں۔ انشعور و جمل کے سچے مسیح عیسے بن کر موناؤں اسراستی، شرارت، دھوکا، بدعت، بڑبڑانے خیال والا، فتنہ، بد زبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علی علی قوت میں بہت کچھ، غلطی و مانع والا، گندی گالیاں دینے والا، بدعت، زرافری، پرورش میلان وغیرہ خطاب اس قادیانی دجالی نے دے۔

ت ۲۲ (۱۸) صحت لکھ دیا ص ۱۱ قی بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ت ۲۳ (۱۹) اُس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا کمرہ غریب کے کچھ نہ تھا۔

ت ۲۴ (۲۰) انتہا یہ کہ ص ۱۱ پر لکھا: آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دایاں اور نایاں آپ کی زنا کا، اور کسی عورت میں جن کے خون سے آپ کا وجود ہو انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ خلتے تو ہاں علم کہ رسول اللہ کو بجیکہ دے جیکہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں چھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار مشر افقوں کا کیا ذکر جو پچھند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو تانی داؤی تک کی دے چکا الا لعنة الله على الظالمین۔

ت ۲۵ (۲۱) وہ پاک کنواری مہر صدف کا بیٹا کلمہ اللہ جسے اللہ نے بے باپ سے پیدا کیا نشان سارے جہاں کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دایاں بھی گنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سبکی بنیں بھی لکھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ دادا دادی، حقیقی بنیں، سبکی بھائی اُسی کے ہوتے ہیں جس کے لئے باپ جو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کمان رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طبع ظاہر و مہر کو سخت کمال ہے۔

ت ۲۶ (۲۲) کشتی ساختہ ۱۶ پر لکھا: مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، مسیح کی

لے غیث جلمنا، اسے، اس کا زہن متعجب نہ آئے۔

ت ۲۷ (۲۳) دونوں ہمشیروں کو بھی مقدمہ سمجھتا ہوں اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا: کیونکہ مسیح کے چار بھائی اور دو بنیں تھیں، یہ سب مسیح مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بنیں تھیں یعنی یوسف اور مہر کی اولاد تھے۔ دیکھو کیسے کھلے لفظ ہیں یوسف بھی، سیدنا عیسیٰ کلمہ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صحت ایک پادری کے کھجوانے پر اعماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنی زبانی سے قرآن کو زور کرتا ہے۔

ت ۲۸ (۲۴) نیز اسی واضح الفاظ کے ص ۱۱ پر لکھا: خدا ایسے شخص (یعنی عیسے) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے نقتے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے نقتے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت ۲۹ (۲۵) (۲۵) اربعین تبرکات پر لکھا: کمال مہدی نہ موعی تھا نہ عیسے۔ ان مسلمانین اولو العزم کا کمال زدی ہونا بالائے خالق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کمال کون ہیں، جناب قادیانی۔ دیکھو اسکی اصل ت ۳۰

ت ۳۱ (۲۶) (۲۶) مراہب الرحمن پر صاف لکھ دیا کہ عیسے یہودی تھا لہذا اللہ مرجع عیسوی الذی ہو من الیہود لرجع العنہ الی ثلاث الیوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسے کا دوبارہ آنا مقرر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔ ت ۳۲) ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مزار کا پارسیوں کی اولاد ہے بھئی ہے۔

ت ۳۲ (۲۷) (۲۷) تقدیر کہ عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ وہ امت سرفروں میں لکھ دے عیسے کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں لکھے گئے کہ عیسے کی سخت رسوائیاں ہر تہیں، اور کشتی ساختہ ص ۱۱ پر لکھا ہے جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں لیکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صحت وہی جو ایسے ہیں۔ دیکھو کیسا صاف بنا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسے کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سیدگ ہوتے ہیں، الا لعنة الله على الکفارین۔

ت ۳۳ (۲۸) (۲۸) قصہ تھا کہ قبل ازل میں خرم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ازالۃ الاولیاء علی، اس کی بڑے گویاں بہت بے لاگ اور قابل تماشیاں ہیں۔

ت ۳۴ (۲۹) (۲۹) یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کئے تو صرف جواب دیتا ہے ص ۱۱ ایسا جہانمانی کچھ چیر نہیں، ایسا روحانی کے لئے یہ عاجز آیا۔ ہے۔ دیکھ

قادیانی نے مسیح کی تکفیر کر دی

مہر کی بڑے گویاں

وہ ظاہر باہر قہر مجروح جسے قرآن عظیم نے باجا کمال تعلیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ مٹھرایا ،
قادیانی کیسے کھیلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں ، پھر اس کے متصل کہتا ہے صلیکھ ناموس
۵۳ تا ۵۴ اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو عرض افراء یا غلط فہمی سے
گھڑے ہیں تو کوئی انجور نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور
نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں ، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی روتی دور نہیں کرتا ؟
دیکھو "گوئی انجور نظر نہیں آتا" کہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب
کے قصے سے اور بھی پانی بھیر دیا اور آخر میں لکھا کہ وہ : زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح
مجروح نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی مجروح دکھانے نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام ان اس
ایک انبار معجزات کا ان کی طرف غصب کر رہے ہیں۔

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے
صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول دینی ہونے کا اقرار ، مسلمان تو مکتوب قرآن کو مسلمان بھی نہیں
کہہ سکتے ، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے ذکر نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنة الله
على الكافرين (خردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے ۔ ت) اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح
علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے مجروح سے حکرتے ، رسول اللہ پر محض افراء اور قرآنی عظیم کی صاف
تکذیب ہے ، قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ فعل فرماتا ہے کہ ،

ان قد جئتکم بایۃ من ربکموا انی اخلق
فکم من الطین کعبۃ الطیر فانفخ
لہ لکھف طیرا باذن اللہ
واہی الاکھ والابھن وامی السوفی
بازن اللہ والبعثکم بما
تاکون وما تذخرون فی بیوتکموا
فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم
ؤمنین۔

بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ
معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے
پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں ،
وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں حکم خدا
بادر زلواند سے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے
زندگیاں ہوں ، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کہاتے اور
جو گمروں میں اٹھا رکھتے ہو ، بیشک اس میں تمہارے
لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

لے القرآن الحکیم ۳۰/۳

پھر مکر فرمایا ،

و جئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ
واطیعوا علیہ
اور یہ قرآن کا جھٹلنے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآنی سچا قادیانی ؛ ضرور قرآن چاہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو
قرآن کا تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر ؛ ضرور کافر ہے ، ضرور کافر بھڑا۔

(۳۵) اسی بزرگوار قادیانی کے ازالہ شیطان میں آخر ص ۱۶ سے آخر ص ۱۶ تک توڑ ٹوٹ میں پیٹ
ت ۵۸ ہجر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کہ وہ گامیاں دیں اور آیات شہ کلام اللہ سے وہ مسخر گیاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں
ت ۵۹ صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے ، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھائیں۔
ت ۶۰ (۳۶) بلکہ آج کل کے کٹھنے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔
۶۱ (۳۷) وہ معجزے دیتے ، کل کا دور تھا جیسے نے اپنے باپ برہمنی کے ساتھ بڑھی کا کام کیا تھا ، اس سے
پر کلیں بنائی آگئی تھیں۔

ت ۶۲ (۳۸) عیسے کے سب کٹھنے مسخریم سے تھے۔
(۳۹) وہ جھوٹی جھک تھی۔

(۴۰) سب کھیل تھا ، لہو و لعب تھا۔

ت ۶۳ (۴۱) سامری ہادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت ۶۴ (۴۲) بہت مکروہ و قابل نفرت کام تھے۔

ت ۶۵ (۴۳) اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت ۶۶ (۴۴) عیسے روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکتہ تھا۔

ت ۶۷ وہ ناپاک بارات بروجر التقاطیر ہیں ص ۱۶ ، انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں ایک محض سماوی
جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شتی القمر ، دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے
ذریعہ سے ہوتے ہیں جو امام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صوم صوم من قواریر شیشہ بڑا
صحن ہے ۔ ت) بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں
میں ایسے امرو کی طرف لوگوں کے خیالات مجھے بڑے تھے جو شعبہ بازی اور دراصل بے سود اور
عوام کو فریاد کرنے والے تھے ، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کسی قسم کے جانور تیار کر کے

لے القرآن الحکیم ۲۰/۲

لے القرآن الحکیم ۵۰/۲

نزدہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر لوگوں میں جسے سو کچھ تعجب نہیں کہ نہائے
تھائے نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے
یا ٹھونک مارنے پر ایسا پروا دگرتا ہو جیسے پرندہ یا پروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ سے دوست کے
ساتھ بائیس برس تک تجارتی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں
کے ساتھ عقلی عمل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا اسیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھایا ہو
ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صنایع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، بھتی
بھی ہیں، دھم کی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بھتی
اور نکلنے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں مانسوا اس کے یہ قریب قریب
ہے کہ ایسے ایسے اعجاز علی الترتیب یعنی سمری طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں
کیونکہ سمری میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو عقلی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند
بنا کر پروا دگرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے، سلیکٹ امراض
علی الترتیب (سمری) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے
سلیب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان
کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کالمیں ایسے عقول سے رہیں
کرتے رہے ہیں اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الہی اس عمل (سمری) میں کمال رکھتے تھے مگر
یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام انسان اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز
اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا
ایک نہایت بڑا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی
بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکلتا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل
(سمری) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم

علیہ اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔

علیہ اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔

علیہ یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ سمری تھا۔

علیہ یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھے اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی
حیات جھوٹی جھلک نمودار ہوتی تھی تو اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ علی الترتیب (سمری) کے ذریعہ سے پھونک میں
دی وقت ہو جائے جو اس دھان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھاتا
تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدا نے تعالیٰ نے صاف فرما دیا
کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں
ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے
منظر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض
بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے قواعد دکھائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح
ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا
جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ عزوجل کے بچے رسول کو کیسی منافقہ گالیاں دیں، کون سی
ناگفتی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبہ
و سرگھڑایا، ابراہے ائمہ و ابرص کو سمری پر ڈھالا اور معجزہ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھی کی کل یا سمری
یا کراماتی تالاب کا اثر اور اسے صاف سامری کا کچھز ابتدا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپر جبرلی کی خاک کیم
اٹھائی وہ اسی کو نظر آتی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ،

قال بصوت ہمالیہ بصورہ فقیض قبضۃ سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انھیں نظر نہ آیا تو
من اثالیہ سول فقیض تہا و کذلک سولت میں نے اسپر رسول کی خاک قدم سے ایک مٹی
لی نفسیہ لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس اتاوا
کی تعلیم سے مجھے یونہی معلوم ہوا۔

مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب
کی کرامات شہرہ آفاق تھیں تو اللہ کا رسول یقیناً اس کا فرجادو گے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت
میں بھی ایسے شعبہ تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کہ مرے ہوا۔ اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار

عہ یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا
اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپر روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک کچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

قرآن کی تفسیریں اور پھر اسلام باقی ہے

چونکہ دھوئے حکم بنی تفسیر

(جیسے تفسیر بنی کا دھوئے حکم ہو۔)

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتبہ جراتے بڑے دھوئے کے اٹھے اے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکتب قرآن و دشمنی انبیاء و عدو الرحمن کو امام وقت و مسیح و مہدی مان رہے ہیں

گر مسیح ابن ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔)

اور ان سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شہید پر ہر مذکر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کے میں جناب مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافروں کو انبیاء اللہ کی تعلیم کہ کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار اللہ تو ہی مہر کر دیتا ہے متکبر کرکشی کے سارے

دل پر (ت)

تتنبہ : ان عبارات ازالہ سے بعد اللہ تعالیٰ اس جھوٹے مذہب کوئی کا ازالہ بھی ہو گیا جو عبارات ضمیمہ انجام آئیم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

عہ ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالف ضروریات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے،

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ

خود کافر ہے (ت)

جب تکذیب قرآن و سنت و تم انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ و ہنود و نصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں یا شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزات مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کہ فلا ناسلم فلانا کافر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۲۵

لہ القرآن الحکیم ۲۵/۲ لہ در مختار باب المرتبہ مطبع مجتہائی دہلی ۲۵۶/۱

اگر ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسالتی مثل اعجاز احمدی و دافع البلاء و کشتی نوح و الہین و مواہب الرحمن وغیرہ میں اہل و گلی پھری ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے۔

ولم کان کلاما، مشاطہت تک باقہ دے رہے گی۔

تانیہ کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں

دی جائیں؟

ثالثاً مرزا کو اتنا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے باہر ہو، نہیں

آسکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ

لا تقبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا کافروں کے مجھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے

اللہ عدا و بغیر علیہ جواب میں بے جا بے بوجہ دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل

کی جناب میں گستاخی کرینگے

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً مرزا کو اتنا ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ

صالحہ پر لکھا ہے،

من آیات صدق انہ تعالیٰ و دقیق باتبع میری چاقی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے

مرسولہ و اقتداء نبیہ صلی اللہ تعالیٰ رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے

علیہ وسلم فصار آیت اثرا من اشار نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا

النبی الا قفوتہ۔ (ت)

بتائے تو کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خاصاً مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکھر کر کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عیادتیں تو

کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آئیم سے کم ہے حتیٰ کہ چور اور دلدان

کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی۔ ضمیمہ انجام صلا : نہایت شرم کی یہ بات ہے

کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری

لہ القرآن الحکیم ۱۰۸/۹

تعلیم ہے۔

اگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے بہتر چوری مجرّمہ کی چوری مافی کتاب کی مٹی لاکر بے پیکر اڑاتے اور اپنا محبوبہ شہزادے زہری و لاد منہ زنا وہ اس نے اس بات کی طرف کے بھروسے پر لکھی برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزام پوسٹیں کی اگرچہ مرزا کی علی کارروائی نہ اٹھ اس کی کذب بھی کہ وہ ایسے رسائی میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بات کی طرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر الزام میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآنی عظیم اسی بات کی طرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، انا اللہ شہد، آیت ہے فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی انہیں علم نہ ہو تو اپنی کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت مشکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ کتب کے فیصلے کا چارہ سے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملا کی نبی اور انجیل، تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب حکم قرآنی مستند ہیں تو ہر کچھ اس سے نکال کر الزام نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ کا پردہ یونہی کھلتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

رسالہ

الجواز الدیانی علی المرتد القادیانی

۱۳

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از پبلیشمنٹ مسلولہ شاہ میر خان قادری رضوی ۳ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ
اعلیٰ حضرت بظلمتہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عرض ہے بذراہمت اشد ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ بواسطی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱) کریم،

والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے
شیئا و ہم یخلقون اموات غیر احیاء اور وہ خود بنائے گئے ہیں، مرنے ہیں زندہ نہیں اور انہیں
وما یشرعون ایتان یعثون خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (ت)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ

لہ القرآن الکریم ۲۱ و ۲۰/۱۹

مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابر یہ جیسے علیہ السلام کو بھی جب نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸) :

لَقِنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الْخُسُوفَ وَأَقْبَرُوا
أَنْبِيَآئِهِمْ مُسْجِدًا
اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

اسن سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہا الصلوٰۃ والسلام کی قبریں ٹوچی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ تَنَاسَخْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ (ت) آیات البیت، احادیث نبویہ ثبوت محبت جیسے علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

۴ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ شاہ میرخان قادری رضوی مغرلہ ربہ ساکن پٹی جیت
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

اجواب

(۱) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم ہے، بے دینوں کی بڑی راہ قرار ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا اور بحث چاہیں کسی نکتے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زدن ہو۔

تھا دیاتی صد با وجہ سے منکر ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماند سے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ صلوات اللہ و تسلیات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر و درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۲ میں آئے گا کہ

۱۔ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۷۷/۱
۲۔ القرآن الکریم ۵۹/۴

نزد علی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید، فساد
کردم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے ان کا نزول کیونکر ممکن ہو گیا؟ انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آئی کہ تصدیق وعدۃ البیت کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیا کی
وجہانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:

أَلَا يَنْبَغِي أَنْ أَحْيَا فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ لِي
انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں (ت)

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بدین یہی مانے کہ ان کی وفات اور ان کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا
کیوں محال ہو گیا؟ وعدہ و حرام علی قبریۃ اھلکلتھما اھلکم لا یوجعون (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے
ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ ت) ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے
ثابت ہے جیسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہما و السلام۔ قال اللہ تعالیٰ:

فَأَمَّا تِلْكَ الْأُمَّةُ الَّتِي عَاثَرَكَ بِعَفْوَةٍ
چاروں طائرین عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ:

فَمِنْ أَجْلِ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ
پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر
ثُمَّ أَدْعُهُمْ يَا بَنِيَّ إِنَّكَ سَعِيدٌ
انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوشے
ہوئے۔ (ت)

ہاں مشرکین ملائمہ منکرین بعث اسے محال جانتے ہیں اور دربارہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی
بھی اُس قدر طعن و جھلالت کو معاذ اللہ صراحتاً عاجز ماننا اور واضح البلاء کے صفحہ ۳۴ پر نوی کفر بکتا ہے،
خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

أَفَقَيْنَا بِالْأَخْيَارِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي بَيْتٍ
تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے
۱۔ مستدرک علی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲ موسسہ علوم القرآن بیروت ۳۷۹/۴
۲۔ القرآن الکریم ۹۵/۲
۳۔ ۲۶۰/۲
۴۔ واضح البلاء مطبوعہ ربوہ ص ۳۳

خَلْقَ جَدِيدٍ ۝

بشر میں ہیں۔ (ت)

جب صادق و مصدق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر یحکم و اصل زیر قدرت و جانتے، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیفاء اجل کے لئے ہے، اُس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے امانت ہو تو مانعِ اعداء نہیں بلکہ استیفاء اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ،

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِي نَزَّخَ جُوزَاجًا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُولُو قُرْبَىٰ حَزَنَ اَلْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوا ثُمَّ اَخْيَاهُمْ ۚ

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے فرمایا مر جاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ (ت)

قادر نے کہا، اَمَّا لَهُمْ عِقَابٌ ثُمَّ بُعِثُوا لِيَتَوَفَّوْا مَدَنًا اَجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ اَجَالُهُمْ مَا بُعِثُوا ۚ (معنا)

اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کر دیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہو جاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے (ت)

(۴) اُس وقت حیات و وفات حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریع لانے اور جلالِ عین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہل سنت کا اجماع عقیدہ ہے تو وفات مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور قتل عیسیٰ علیہ السلام سے پیدا ہونے والے کفر کیوں ہو سکا؟ قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتدائے فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ آئیں گے کوئی ان کا شیل پیدا ہوگا ۱۰ اسے نزول دینے فرمایا گیا اور اس کو ابنِ مریم کہا گیا، اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو کیا یہ

يَتَّبِعُهُ غِيْرُ مَنِّيْنَ نُوَلِّيهٖ مَا شَآؤُوْا وَنُصَلِّيهٖ جَهَنَّمَ وَسَادَتْ مَصِيْرًا ۚ

مسلمانوں، اگر راہ سے مجاہد چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بڑی جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

لے القرآن الحکیم ۱۵/۵

لے جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِي نَزَّخَ جُوزَاجًا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُولُو قُرْبَىٰ حَزَنَ اَلْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوا ثُمَّ اَخْيَاهُمْ ۚ

لے القرآن الحکیم ۱۵/۴

کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے شیل مسیح مراد لینا تحریر نصیص ہے کہ عادت یہود ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال تھی ہے کہ نصیص کے معنی بدل دیں یَحْرِقُوْنَ اَلْحِکْمَ عَنْ مَّوْاٰضِعِهِۦ (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ (ت) ایسی تاویل گھڑنی نصیص شرعیت سے استہزاء اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شئی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شئی خود مراد نہیں اس کا شیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیت ملاوٹہ کیا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بغرض باطل انہم برکلم، پھر اس سے قادیان کا مرتد رسول اللہ کا شیل کیونکر بن سکتا؟ کیا اس کے کفر اُس کے کذب، اس کی وقاحتیں، اس کی فضیلتیں، اس کی نباشتیں، اس کی ناپائیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم استعمار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا انہیں کو جبریل کا شیل مان لے گا؟ اس کے خود اور ہزار کفریات سے مشتے نمونہ، رسائل السوء والعقاب علی مسیح الکذاب و قہر الدیان علی مرتد قادیان و نور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرہ میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش کاریاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح زد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال نہ کہ رسول اللہ کی مثال قادیانیوں کی چالاک کہ اپنے سبیل کے نام مسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اُس کے اُن صریح طعن کفریوں کی بحث چمڑکریاں و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عز و جل نے اُن کو بے باپ کے کنواری بتولی کے پیٹ سے پیدا کیا انسانی سارے جہان کے لئے،

قَالَتْ اَنۡیۡ یُّکُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّ اَنَا نَفْسٌ طَیۡبٌ ۚ

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے با تھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا تو نبی سے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے لا اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف ایک رحمت، اور یہ امر ٹھہر چکا ہے (ت)

لے القرآن الحکیم ۱۳/۵

لے القرآن الحکیم ۲۱/۲۰

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا،
فَنَادَاهُمَا مِن تَحْتِهَا اَلَا تَخْضَرَانِ ۚ قَدْ جَعَلْنَا لَكُمَا
شَجَرَةً سَبِيۡلًاۤ اِلَیۡهِ۔

علیٰ قراءۃ من شجرتها بالفتح فیہما وتفسیر
بالمسیم علیہ الصلوٰۃ والسلام (معنا)

انہوں نے گوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی،
یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْهَدٰی وَكِهْلَیۡہِ

تو اس کے نیچے والے نے اسے نواہی دی کہ تو غم
نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہا دی ہے۔
اس قرأت پر جس میں حق کی مہم مفتوح اور فتح
کی دوسری تار مفتوح ہے اور اس کی تفسیر
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

لوگوں سے باتیں کرے گا پانے میں اور پکی عمر
میں (ت)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،
قَالَ اِنِّیۡ عَبْدُ اللّٰہِ اَتَّخِذُ الْکُتُبَ وَجَعَلَنی
نَبِیًّا

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں،
وَجَعَلَنی مَبْرُکًا اِیۡسَیۡہَا کُنْتُ بِہِ
برخلاف کفر طغیہ قادیانی کہ کہتا ہے جس کے پٹے قتل ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا۔
انہیں اپنے غیروں پر مسلط کیا،

ظَلَمَ الْغَیۡبَ فَلَا یُظْہَرُ عَلٰی غَیۡبِہِ اَحَدًاۤ اِلَّا
من اور ظلم من رسولیؑ
غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں
کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)
جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹڑیوں میں چھپ کر اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ

رکھتے اگرچہ سات ترخانوں کے اندر وہ سب اُن پر آمیز تھا،
وَاَنۡبِشَکُمۡ ۚ کُلُوۡنَ وَمَا تَدۡخُلُوۡنَ فِیۡہِیۡ وَنُکۡلُہُ
اور انہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے
گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)

انہیں قرأت مقدس کے بعض احکام کا آخ کیا،
وَمَصَدَقَہُم بِالۡبَیِّنٰتِ مِنَ التَّوۡرَۃِ وَالۡاِنۡجِلِ
اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات
کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ
وہ جزئی جو تم پر حرام تھیں۔ (ت)

انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،
وَتَبَوَّۡاُ الْاَکۡمَہُ وَالْاَبۡرَصَ یَاۡذَنِیۡ
اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو
میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے،
وَ اِذَا تَخَرَّجَ الْمَوۡتٰی یَاۡذَنِیۡ
اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ (ت)
وَ اٰتٰی الْمَوۡتٰی بِالۡاَیۡمِ
اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (ت)
اُن پر اپنے وصف خالقیت کا پر تو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے
اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا،

وَ اِذَا تَخَلَّقَ مِنَ الطَّیۡنِ کَہِیۡضَۃٍ الطَّیۡرِ
وَ اِذَا فُتِنَ فِہَا فَتَکُوۡنَ طَیۡرًا یَاۡذَنِیۡ
اور جب تو مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے
بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے
اُڑنے لگتا۔ (ت)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہو گیا؟
اخیر کی چار معنی مادر زاد اندھے اور برص کو شفا دینا، مردے سے جلاتا، مٹی کی صورت میں پھونک سے
جان ڈال دینا یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بننا ہے ان میں سے

۴۹/۲	۵۴	۵۵
۱۱۰/۵	۵۴	۵۵
۲۹/۲	۵۴	۵۵

۲۴/۱۹	۲۵/۱۹
۲۶/۳	۲۷/۲۹
۳۱/۱۹	۳۲/۲۹

وقال تعالى:

يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الشُّرَكَاءِ ان يَنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ

وقال تعالى:

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى

وقال تعالى:

الْيَوْمَ أَحْلَلْنَا لَكُمْ الطَّيِّبَاتِ وَطَعَامَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ حَلَّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمَنَ

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں جانتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ (ت)

مذہب کے مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریبان کر پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصاریٰ ہیں۔

آج تمہارے لئے پاک چریں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ (ت) اور مشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں (ت)

جب قرآن عظیم پڑھو تو ان میں نصاریٰ کو داخل نہیں فرماتا اس کے بعد ان میں سے جو مسلمان ہو جائیں گے؟
ثالثاً سورت پڑھتے ہو اور سوائے عاصم، قرآن سب سے کی قرارت تَدْعُوْنَ بِرَتَائِبِ نَطَاب، تَوْبَتِ پَرست ہی مراد ہیں اور الَّذِينَ يَدْعُوْنَ أَهْلًا (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بت ہیں۔ ت)
سابعاً خود آیت کے تحت دلائل ناظرین کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عموماً اور حضرت مسیح

سہ القرآن الحکیم ۱۰۵/۲
سہ ۸۲/۵
سہ ۵/۵
سہ ۲۲۱/۲

علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا آموات غَیْرُ أَحْيَاء (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) ۱۔ سے قیادہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا غَیْرُ أَحْيَاءِ یہ وہ مردے ہیں کہ تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نہ جماد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے،

بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی بعض اموات وہ تھیں جنہیں زندگی نہ تھی حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی نہیں تھا لیکن وہ تھے جنہیں زندگی تھی حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے کیا اور فرمایا غَیْرُ أَحْيَاءِ یعنی یہ وہ اموات تھیں جنہیں زندگی (فاضی مستقبل میں) بالکل حاصل لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں

خامساً رب عز وجل فرماتا ہے،

وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرِىْنَ قَوْلَهُ فَرَحِينَ بِنَا أَتَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

اور فرماتا ہے، وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہ بلکہ وہ زندہ ہیں جنہیں خبر نہیں۔
محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ کہنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کے کبھی حیات یقیناً قطعاً ایماناً وہ أَحْيَاءٌ غَیْرُ آمَوَاتِ (زندہ ہیں مردے نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عیاذ باللہ اموات غَیْرُ أَحْيَاءِ (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت)، جس وعدہ الہیہ کی تصدیق کے لئے اُن کو عرض ہو ایک اُن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے کل نفس ذائقة الموت (ہر جان کو موت

سہ القرآن الحکیم ۲۱/۱۶
سہ ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعد) آیت ۲۱/۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۵
سہ القرآن الحکیم ۱۶۱/۲
سہ ۳۵/۲۱

و، و له القرآن العظيم ۲۰/۱۴
الوزار التنزیل (تفسیر برنیادی) آیه ۱۴/۲۱
عناة القاضي حاشية الشهاب على تفسير البضاوي دار صادر بيروت ۳۲۲/۵

کتاب الفلک
دار المعرفہ بیروت
۲۲۴/۱

انبیاءہم صلی علیہم وسلم
اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جانا تھا کہ ان کی قبروں کو مسجد بنایا گیا۔
کا نام نہ لیا کہ۔

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح
او الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا
صوتوا فيه ثلاثه اشور
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار
وہ قوم ہے کہ جب ان میں سے کسی ایک آدمی فوت
ہو جاتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنائی جاتی ہے اور اس میں
تسویس برس رہتا ہے۔

اور صحیح مسلم حدیث جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ
سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
الاوان من کان قبلکم کانوا یخذون قبور
انبیاءہم و صالحہم مساجدا
میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
فرمایا خبردار اتم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین
کی قبروں کو مسجد بناتے تھے۔
بیشک جمع طرق سے کوئی حدیث کا ایسا صحیح ہوتا ہے۔

ثالثاً اقول چالا کہ بھی سمجھتے ہیں فقہ قبر پر عیسے ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راہ مضمون ہے
قادیانی مدعی نبوت تھا اور محنت جھوٹا کذاب جس کے سفیر چکے ہوئے جھوٹ وہ محمدی دالے نکاح اور انبیاء
کے چاند والے عیسے قادیانی و قادیانہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہ بائیں اور ہر عقل جانتا
ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال ہے اس سے قادیانی کا سدا گھر ہر باطل کے نزدیک گھر و نہا ہو گیا اس نے
فکر نہ کیا کہ انبیاء کو عام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کر کے قادیانی کذاب کو نبوت کی بن پرست
اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے اناک آدمی ص ۶۲ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو بیسوں کی پیشین گوئی غلط ہوئی
اور وہ جھوٹے۔ یہ اس قریب کے چار سو کفر کو ہر نبی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کہہ دوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب
تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالیٰ، کذبت قورن و نوح و العیسیٰ و اقرح کی قوم نے پیغمبروں کو

لے یم البخاری کتاب الصلوٰۃ قریبی کتب خانہ کچی ۶۲/۱
لے صحیح مسلم کتاب المساجد بالنسب عن بنار المسجد علی القبور ۲۰۱/۱
لے القرآن الکریم ۱۰۵/۲۶

جھٹلایا۔ (ت) تو اس نے چار سو بیس نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ
چھانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان
مردانوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندراج کفر میں اور ترقی محاکوس کر کے اسفل سافلین میں پہنچا یا یا کہ معاذ اللہ
معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم السلام کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے
یہ معنی گھرے کہ انصار نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے نصاریٰ
ہرگز عیسائی کی قبر پر نہیں مانتے اسے مسجد کر لیا تو وہ سراور ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم (کے دشمنوں نے) (تاک ہر ہر ملوثان) کسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر قادیانی نبی جھوٹ کے
پچھلے اڑا تا تھا تو کیا چو قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ عیسائی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں کس کس نصاریٰ نے اس قبر کو مسجد کر لیا جس کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نہ ذکر کیا، اس مسجد کا جسے زمین پر کیسے پتا ہے؟ ان نصاریوں کا دنیا کے پرے پر کیسے نشان ہے؟ اور
جب یہ ریت سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دے
معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھرے اور

ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعد لهم
ابن پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے

علہ کما رواه احسن وابن حبان والحاکم و
البیہقی وغیرہم عن ابی ذر وھو لا وہ ابن
ابی حاتم والطبرانی وابن مردودہ عن ابی امامۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲ من غفرلہ (م)
جیسا کہ احمد ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز انھوں نے اور ابن ابی
طرائی اور ابن مردودہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ۱۲ من غفرلہ (ت)
جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علار قادیانی
نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الخائف نے
فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا ۱۲ من غفرلہ (ت)

لے سند احمد بن حنبل حدیث ابوامامۃ ابابلی دار الفکر بیروت ۲۶۶/۵
لے شرح عقائد نسفی دار الشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۱۰۱

مرزائے قادیان اور قادیانی دھرم

ایک انکشاف انگیز تحریر

از قلم: حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری

(مراڑیاں شریف، گجرات پاکستان)

مرزا غلام احمد قادیانی، بانی قادیانی دھرم کا مختصر تعارف

✽ مرزا غلام احمد قادیانی 1839/40 میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔

✽ 1864 میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرر (Clerk) ملازمت اختیار کی۔

✽ 1868 میں بخاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔

✽ اب اس نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباہلے اور مناظرے شروع کئے اس طرح سے مولوی، مبلغ و مناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔

✽ اسی دوران میں ولی، ملہم، صاحب وحی، محدث، کلیم (اللہ سے ہم کلام ہونے والا) صاحب کرامت، امام الزماں، مصلح امت، مہدی دوراں، مسیح زماں اور مثیل مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کئے۔

✽ 1885 کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے حکم کھلا اعلان کر دیا کہ وہ اللہ کی

طرف سے مجدد مقرر کر دیا گیا ہے، تمام اہل اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے

✽ 1888 میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔

عذاباً مہینا
کی گہرائی میں پڑے الا لعنة الله على الظالمين، کیوں، حدیث سے سوت صیغے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزہ چکھا؟
کذلك العذاب ولعذاب الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون ۝ واللہ تعالیٰ اعلم۔
ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (دست)
مارا یہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (دست) واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد المذنب
احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

لہ القرآن النکیم ۵۰/۳۲
۳۲/۹۸

✽ 1890 میں پوری امت کے متفقہ عقیدہ ”حیات مسیح“ کا کھلا انکار کیا اور ”وفات مسیح“ کے موضوع پر ایک مستقل کتاب ”فتح اسلام“ تصنیف کر ڈالی۔

✽ 1891 کے آغاز میں ”مہدی موعود“ اور ”مسیح موعود“ ہونے کا اشتہار شائع کیا۔

✽ ابھی تک مرزا قادیان ”ختم نبوت“ کا قائل اور معتقد تھا۔ چنانچہ اس دور تک کی تصانیف میں صراحت یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرنے والا کافر ہے۔ (بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ دینا پڑتا تو منافقت سے کام لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں دکھا کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کو مانتے ہیں)

✽ اس کے بعد مرتبہ نبوت کی طرف پیش قدمی کی اور دے دے لفظوں میں اپنی نبوت و رسالت کا اظہار شروع کیا مگر اپنی ذات پر نبی یا رسول کا لفظ صراحتہ اطلاق کیے جانے سے معذرت دگر یز کرتا رہا۔

✽ 1900 میں قادیان کی جامع مسجد کے قادیانی خطیب مولوی عبدالکریم نے مرزا کے سامنے مرزا کو بار بار صریح الفاظ میں نبی اور رسول کہا، اور مرزا نے تردید کی بجائے اس کی بر ملا تائید کی۔

✽ 1901 میں مرزا نے اپنی زبانی بالآخر کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا

✽ 1901 ہی میں گردہ مہاتعین کا مصلحت اسلام سے جدا ہو کر ایک علیحدہ نام ”فرقہ احمدیہ“ رکھا۔

✽ 1904 میں ہندوؤں کو بیوقوف بنانے کے لئے مرزا نے ”شری کرشن جی“ (پریشور کا اوتار) ”رودر گوپال“، ”برہمی اوتار“ اور ”آریوں کا بادشاہ“ ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔

✽ 1908 میں آخر کار مرزا، 26 مئی کو صبح سوا دس بجے علمائے حقہ (حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ) کی مجلس گوگی کے مطابق پیسے کی بیماری میں مبتلا ہو کر ہجر 69 - 68 سال برائے تھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں بیت الخلاء (ٹوائلٹ، Toilet) کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

✽ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کا نبی وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی وفات ہو“ (اس کے جھوٹ ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ) مرزا جی کے چیر دکار انہیں بیت الخلاء (ٹوائلٹ - Toilet) میں دفن کرنے کی بجائے وہاں سے نکال کر بذریعہ ریل گاڑی قادیان لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت، مذہب اور تعلیم قادیانی دھرم کے چند نمونے اللہ تعالیٰ کی توہین، خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا جی لکھتے ہیں: ”میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔۔۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔“

(کتاب البریہ، ص 79-78، آئینہ کالات اسلام، ص 564-565)

خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا جی کے خدا نے انہیں وحی بھیجی کہ:

(1) اَنْتَ مِنْ مَّاءٍ نَّارٍ تَوَهَّمُ اَنْ يَّهْدِيْكَ اِلَى سُبْحَانَكَ (اربعین، 2، ص 39، برہین 3، ص 41)

(2) اَنْتَ مَتَى بَعْنَزِلَةٍ وَلَدْنِيْ، تَوَهَّمُ اَنْ يَّهْدِيْكَ اِلَى سُبْحَانَكَ (ہیچہ، الوحی، ص 86)

(3) اَسْمَعُ وَلَدْنِيْ، اے میرے بیٹے سن۔ (البشری، ص 49/1)

خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ (معاذ اللہ)

بقول مرزا جی، خدا نے کہا: ”(اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا“ (ہیچہ، الوحی، ص 95۔ از لہ اوہام سائرہ کلاں 1، ص 69)

مرزا جی کی نسوانیت (حیض و حمل و ولادت)

(1) مرزا جی کے بقول خدا نے ان سے کہا: ”باپو الہی بخش، چاہتا ہے کہ تیرا حیض

دیکھئے۔۔۔ اور تجھ میں حیض نہیں (رہا) بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے، جو بخیر لہ اطفال اللہ
(خدا کی اولاد) ہے“

(تحریر: الہامی، ص 143-144، ج 4، ص 19)

(۲) مرزا جی لکھتے ہیں: ”خدا نے میرا نام مریم رکھا، پھر وہ برس تک صفت مریمیت میں میں
نے پردوش پائی، تو عیسیٰ کی روح مجھ میں لٹخ (پھوگی لگی) کی لگی اور استعارہ کے رنگ میں
مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی مہینے کے بعد جو دس سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا“
(ملخصاً، ششی لوح، ص 46-47)

خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ (معاذ اللہ)

خاصی یا محمد قادیانی لکھتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی
ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ
نے رجولیت کی طاعت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے“ (یعنی
خدا نے مرزا جی سے وہ فعل کیا جو مرد عورت سے کرتا ہے) (معاذ اللہ)

(ترکیب: 34 اسلامی قربانی، ص 12)

خدا کی مانند:-

مرزا جی کہتے ہیں: ”وایال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں
میکائیل کا لفظی معنی ”خدا کی مانند“ کے ہیں“ (اربعین، 3، ص 31)

قرآن کی توہین (اپنی وحی پر قرآن جیسا ایمان)

مرزا جی لکھتے ہیں: ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت
اور انجیل اور قرآن کریم پر“ (اربعین، 4، ص 25)

قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں:-

مرزا جی کہتے ہیں:

”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں“ (تحریر: الہامی، ص 84)

قادیان کا نام قرآن میں:-

مرزا جی کہتے ہیں: ”ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں
نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ،
مدینہ اور قادیان“ (ازلہ اوہام، 34/1، طبع 1929)

اَنَا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا مِّنَ الْقَادِيَانِ :-

مرزا قادیان جی لکھتے ہیں: اَنَا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا مِّنَ الْقَادِيَانِ فِي الْحَقِيقَةِ
قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت
لکھی ہوئی موجود ہے (ازلہ اوہام، 34، 1)

نوٹ: کوئی مرزا کی ہمت کر کے قادیان کا نام اور مرزا جی کی گھڑی ہوئی آیت بالا قرآن مجید میں
سے نکال کر دکھائے، تو سمجھیں کہ مرزا جی کی دریافت سچی و سچی ہے، ورنہ پڑھیں!

لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الْكَذِبِينَ

قرآن کے الفاظ میں تحریف:-

مرزا قادیانی کی تحریف کردہ صرف دو آیات:

(۱) وہ (خدا) فرماتا ہے، يَوْمَ يَأْتِي دُثْنُكَ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

(تحریر: الہامی، ص 154، سطر 9، طبع 1934)

(۲) اللہ جل شانہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ

(دافع الوسوس، ص 177، سطر 4.3، 5)

قادیانی، ربوی، لاہوری یعنی تمام مرزائی اکٹھے ہو کر زور لگائیں اور اپنے کذاب نبی کی بتائی ہوئی یہ دو آیتیں انہی الفاظ اور اسی ترتیب کے ساتھ قرآن مجید سے نکال کر دکھادیں تو ایک لاکھ روپیہ نقد انعام لیں، ورنہ ”لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ“ پڑھ کر جھوٹوں کے پلندے ”قادیانی دھرم“ سے توبہ کر لیں۔

پیغمبر اسلام کی توہین، محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ

مرزاجی لکھتے ہیں:-

یہ دجی واللہ- مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

”اس دجی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی“ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۹)

شان لولاک پر قبضہ:-

بقول مرزاجی خدا نے کہا:- ”لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ“

”(اے مرزا) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا“ (ہقیقۃ الوحی، ص ۹۹)

یس کا خطاب؟

مرزاجی کو وہی بھیجی گئی:- ”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنَّا اَعْلٰمُ الْاٰمِنِ الْمُرْسَلِينَ“

”اے سردار (مرزا) تو خدا کا مرسل ہے“ (ہقیقۃ الوحی، ص ۱۰۷)

مالک کوثر:-

مرزاجی کے ملہم نے ان کو دجی کی کہ:

اے مرزا! اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ ”بیشک ہم نے تجھے کوثر دیا“

(ہجۃ الوحی، ص ۱۰۲)

شب اسرئی کے دولہا:-

مرزاجی کے پاس دجی آئی!

مُبْنَحَانِ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهِ لَيْلًا

”وہ پاک ذات وہی ہے جس نے ایک رات میں تجھے (مرزا کو) سیر کرادیا“

(ہقیقۃ الوحی، ص ۷۸)

رحمۃ للعالمین ہونے کا دعویٰ:-

مرزاجی اپنی دجی لکھتے ہیں: ”وَمَا اَوْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً اِلِّعَالَمِيْنَ“

اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

(ہقیقۃ الوحی، ص ۸۲)

پیغمبر اسلام کے معجزے تین ہزار مگر مرزاجی کے تین لاکھ:-

مرزاجی رقمطراز ہیں:

”تین ہزار معجزات ہمارے نبی (ﷺ) سے ظہور میں آئے“ (تخفہ گولڑیہ، ص ۶۳-۶۴)

جب کہ خود اپنے لئے مرزا صاحب کہتے ہیں:-

”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان

(معجزے) ظاہر کئے جو تین لاکھ پہنچتے ہیں“ (تہذیب الوحی، ص ۶۸)

ہر قادیانی محمد (ﷺ) سے بھی بڑھ سکتا ہے (العیاذ باللہ):-

مرزا محمود ولد مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ (نعوذ

باللہ) محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے“

(اخبار الفضل، قادیان ۱۹۲۲ء-۱۷- ڈائری مرزا محمود، ماخوذ از، قادیانی امت، ص ۱۹)

روضہ نبوی کی گستاخی :-

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ”خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ (قبر نبوی) تجویز کی جو نہایت متعفن (بدبودار) اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی“ (نعوذ باللہ) (حاشیہ ترجمہ گزویہ، ص ۱۱۲)

پیغمبر اسلام کی پیشین گوئیاں غلط:

بقول مرزا جی: ”حضرت محمد ﷺ کی پیشین گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم پر دلالت الارض اور پاجوج و ماجوج وغیرہ کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی“ (ملخصاً، ازالہ اوہام، ۲/۲۸۲-۲۸۱)

تمام پیغمبروں کی توہین، مرزا اتمام انبیاء کا مجموعہ :-

مرزا جی لکھتے ہیں: ”دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ میں محمد ﷺ ہوں“ (تخریجۃ الوحی، ص ۸۵-۸۴)

ہزار نبیوں سے بڑھ کر:

مرزا جی کہتے ہیں: ”خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ وہ ہزاروں نبیوں پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے“ (چشمہ رحمت، ص ۳۷)

سب سے اونچا تخت :-

بقول مرزا کہ خدا نے اس سے کہا: ”آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھا یا گیا“ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۰)

چار سو پیغمبر جھوٹے نکلے (معاذ اللہ) :-

مرزا جی لکھتے ہیں کہ: ”چار سو نبی نے پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، ناپاک روح کی طرف سے الہام کو ان نبیوں نے دھوکہ کھا کر (الہام) ربانی سمجھ لیا تھا“ (ملخصاً، ازالہ اوہام، ۲/۲۵۸-۲۵۷)

نوح علیہ السلام کی توہین :-

مرزا جی کہتے ہیں: ”خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے“ (تخریجۃ الوحی، ص ۱۳۷)

معجزے نہیں مسریم

مرزا جی لکھتے ہیں!

- (۱) ”قرآن میں جو بنو اسرائیل کی گائے زندہ کرنے سے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ذکر کیا گیا ہے، درحقیقت وہ مسریم کا عمل تھا“ (ملخصاً، ازالہ اوہام، ۲/۳۰۶-۳۰۵)
- (۲) ”ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہو جانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسریم کا عمل تھا“ (ملخصاً، ازالہ اوہام، ۲/۳۰۶)
- (۳) قرآن میں جہاں جہاں مردے زندہ کرنے کے معجزات کا ذکر ہے وہ بھی درست نہیں بلکہ مسریم کا عمل ہے۔ (ملخصاً، ازالہ اوہام، ۲/۳۰۶-۳۰۵)
- (۴) ”عیسیٰ علیہ السلام اس عمل الترب (مسریم) میں کمال رکھتے تھے“ (ازالہ اوہام، ۱/۱۲۹)
- (۵) آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) مٹی کے پرندوں کو پھونک مار کر زندہ کر کے ہوا میں اڑا دینا، جو قرآن میں مذکور ہے، صحیح نہیں۔ درحقیقت وہ کھلونے تھے جو کل یا چابی لگانے سے ذرا ساڑنے لگتے ہیں۔ (ملخصاً، ازالہ اوہام، ۱/۱۲۷)
- (۶) مردے زندہ کرنے، اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرنے کے آپ کے معجزے نہ تھے بلکہ

سرمیزم کا کرشمہ تھے۔ (ملخصاً، ازالہ ادھام ۱/۱۲۸-۱۳۰)

(۷) حق بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۶۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:-

مرزا جی لکھتے ہیں: ”میں سچ کچھ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے“

مر گئے، مگر جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا۔

(ازالہ ادھام ۲/۲)

ابن مریم سے بہتر ہونے کا دعویٰ:

”ابن مریم کا ذکر چھوڑو! اس سے بہتر غلام احمد ہے“ (دافع الباء، ص ۲۰)

عیسیٰ علیہ السلام پر شرابی ہونے کی تہمت: (معاذ اللہ)

”عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے“ (حاشیہ کشفی نوح، ص ۶۵)

آپ مرگی کے سبب پاگل ہو گئے تھے؟ (معاذ اللہ)

”یسوع، درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا“ (معاذ اللہ)

(حاشیہ ست بچن، ص ۱۵۹)

آپ کی زیادہ پیشگوئیاں غلط نکلیں:

جس قدر مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نہیں نکلیں (ازالہ ادھام ۱/۶-۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غلیظ گالیاں:

”(۱) نادان اسرائیلی (۲) شریر مکار (۳) موٹی عقل والا (۴) جاہل عورتوں اور عوام الناس کی

طرح (۵) گالیاں دینے والا (۶) بد زبان (۷) جھوٹ بولنے والا (۸) چوری کرنے والا (۹) علمی و

عملی توئی میں کچے (۱۰) آپ کے ہاتھ میں سوا کر اور فریب کے کچھ نہ تھا (ملخصاً ضمیر انجام آتھم

ص ۴-۷) (معاذ اللہ ضمیر معاذ اللہ)

(۱۱) مرزا جی لکھتے ہیں: ”یسوع (علیہ السلام) اسی لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے

تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے“ (معاذ اللہ) (حاشیہ ست بچن، ص ۱۶۰)

(۱۲) مرزا جی لکھتے ہیں: ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین

دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا

آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی

پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے

اور زنا کاری کی کمائی کا پلیدہ عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے“ (معاذ اللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم، ص ۷)

کشلیا کا بیٹا ناف سے دس انگل نیچے:

مرزا جی کشلیا کے بیٹے کی نشاندہی کرتے ہیں:

”اندر آریوں کا پر میشر کشلیا کا بیٹا ہے اور..... پر میشر ناف سے دس انگل نیچے ہے، سمجھنے

والے سمجھ لیں“ (چشمہ معرفت، ص ۱۰۶)

(۱۳) اب مرزا جی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کشلیا کے بیٹے سے کمتر ہونے کی گالی دیتے ہیں کہ:

”مریم کا بیٹا (عیسیٰ علیہ السلام) کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت (زیادہ مرتبہ) نہیں رکھتا“

(انجام آتھم، ص ۳۱)

قارئین!

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے اس کے ”قادیانی دھرم“ کا ایک ایمان سوز، باطل

افروز مختصر نمونہ، جس کے کسی ایک فقرے کا بھی اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس کے باوجود

ہٹ دھرمی دیکھئے! ان پلید اور ملعون قادیانیوں کی، کہ ان گندے عقیدوں کو تسلیم نہ کرنے کی بنا پر وہ

مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

مسلمانوں کی توہین کہ مسلمان کافر ہیں

مرزا جی کہتے ہیں:

”جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں، کافر ہے“ (ملخصا ھقیقۃ الوحی، ص ۱۶۳)
مرزا جی کے فرزند و خلیفہ دوم میاں بشیر الدین محمود لکھتے ہیں:

”ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدی کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں“
(انوار خلافت، ص ۹۰)

مسلمانوں سے روشہ نکاح حرام:

یہی میاں صاحب فرماتے ہیں: ”جو لوگ (قادیانی) غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو لوگ دے دیں تو وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ جائز نہیں“
(اخبار الفضل، ۱۹۲۶-۲۷-۱۳)

مسلمانوں کا جنازہ حرام:

(۱) مرزا نے اپنے بیٹے مرزا افضل احمد کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھایا کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا
(اخبار الفضل، ۱۹۳۱/۱۲/۱۵)
(۲) جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھایا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے، اسی طرح ایک غیر احمدی (مسلمان) کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا سکتا“ (اخبار الفضل، ۱۹۲۳-۲۴-۲۳)
اسی لئے چوہدری خضر اللہ خان قادیانی نے وزیر مملکت ہوتے ہوئے بھی بانی پاکستان قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف:

میاں بشیر الدین لکھتے ہیں: ”یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند دیگر مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی

ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا

کہ ہر چیز میں ان (مسلمانوں) سے اختلاف۔ (اخبار الفضل، ۱۹۳۱-۳۲-۳۰)

قادیانی غالب آگئے تو مسلمانوں کی حیثیت چوہڑے چمار کی ہوگی:

خلیفہ دوم قادیانی نے اپنی تقریر میں کہا! ”(جب ہم دنیا پر غالب آجائیں گے تو) جو لوگ (قادیانیت سے) باہر رہیں گے ان کی حیثیت ایسی ہوگی جیسی کہ موجودہ زمانہ میں چوہڑوں اور چماروں کی ہے“

(ملخصا، الفضل، ۱۹۳۳-۳۴-۲۹)

جو مسلمان قادیانی نہ بنیں

مرزا کا الہام: (۱) جو شخص تیری پیروی نہیں کرے وہ جہنمی ہے“ (تبلیغ رسالت، ۹/۲۷)
(۲) اس (مرزا) کا دشمن جہنمی ہے“ (انجام آتھم، ص ۶۲)

مسلمانوں کو سڑی ہوئی گالیاں:-

مرزا جی لکھتے ہیں:

- (۱) (پیری) ان کتابوں کی ہر شخص تصدیق کرتا ہے، سو انگریزوں کی اولاد کے۔
(دافع الوساد، ص ۵۲۷)
- (۲) میرا منکر ولد انحلال نہیں، انگریزوں کی اولاد اور دجال کی نسل سے ہے۔ (نور الحق، ص ۱۲۳)
- (۳) یہ لوگ (مسلمان) سمجھ لئے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں،
(ضمیمہ، انجام آتھم، ص ۲۵)
- (۴) ان کی ناک کٹ جائے گی اور ذات کے سیاہ داغ ان کے منخوس چہروں پر بندروں، سوروں کی طرح کر دیں گے۔ (ضمیمہ، انجام آتھم، ص ۵۳)
- (۵) جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا، سو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (نور الاسلام، ص ۳۰)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع :-

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :-

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :-

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :-

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :-

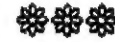
جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

(۶) میرے مخالف (مسلمان) جنگلوں کے سو رہ گئے اور ان کی عورتیں کیتوں سے بڑھ گئیں۔

(نجم الہدیٰ ص ۱۵)

اپنے بارے میں مرزا جی بقلم خود ہیں کہ:

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے ! نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت ، اور انسانوں کی عار



(نوٹ: اس مضمون میں کچھ الفاظ یقیناً آپ کی طبیعت پر ناگوار گزر رہے ہوں گے، لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کے لئے ان کا لکھنا ضروری تھا، جسے نقل کفر کفر باشد کے تحت من و عن لکھا گیا)

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو
بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں
ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی
ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض
کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو
اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں
سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں
حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین
روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم
سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور
یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی
تکریم اور ان کے دشمنوں سے کچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ
توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ
رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے
اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)